رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا

ترجمہ: اے میرے پروردگار کافروں میں سے زمین پر ایک باشندہ بھی مت چھوڑ

بدنہ ہو زیر گردوں گر کوئی میری سنے	ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے
یہ کہدو منکرانِ بے ادب سے	کریں توبہ بھلا چاہیں جو اب سے

حقیقۃ رواۃ الحدیث

حسبِ فرمائش

ابو المحامد احمد علی حنفی

مئوی اعظمگڈہی

۱۹۲۶ء

مطبع آفتاب برقی پریس امرتسر میں باہتمام مولوی محمد عبداللہ منہاس پرنٹر چھپا اور مولوی ابو المجاہد احمد علی سُنی حنفی پبلیشر نے موضع اعظمگڈہ سے شائع کیا۔

باسمہ سبحانہ

اِس مختصر سے رسالہ میں یہہ دکھلایا گیا ہے کہ حدیث کی کتابوں میں بہت سی حدیثیں مجروح اور منسوخ اور موضوع اور ناقابل اور متروک العمل حتیٰ کہ بخاری اور مسلم میں بھی جنہیں غیر مقلدین وہابی نجدیوں کے دین و ایمان کا دارومدار ہے موجود ہیں اور حدیث کی سب کتابوں میں یہانتک کہ اصح الکتب بخاری اور مسلم میں بھی ضعیف راوی اور مرجیہ جہمیہ قدریہ جبریہ رافضی خارجی غالی شیعہ وغیرہ وغیرہ متصف بکذاب شیطان راوی بھرے پڑے ہیں۔ خود بخاری کے اندر (۸۰) ضعیف راوی اور مسلم کے اندر (۱۶۰) ضعیف راوی۔ و بروایتے دیگر بخاری کے اندر (۱۸۱) اور مسلم کے اندر (۲۳۱) ضعیف راوی موجود ہیں۔ باقی حدیث کی اور کتابوں کا خدا حافظ۔ تو کذاب پیشوایان غیر مقلدین وہابی نجدیوں کا یہ کہنا کہ فقہ کی کتابوں میں اچھی بُری سب روایتیں موجود ہیں اور حدیث سب عیبوں سے پاک ہے کہانتک قابل اعتبار ہے۔ غیر مقلدین وہابی اپنا شیشہ کا گھر بنا کر غیروں کے سنگین محل پر ناحق پتھر پھینکتے ہیں۔ جہال غیر مقلدین وہابی فرا کتاب حقیقۃ الفقہ کے ساتھ اِس رسالہ کو بھی دیکھ لیا کریں۔ اگر غیر مقلدین وہابی اب بھی باز نہ آئیں تو بخاری کے اندر جو گھوڑے اور بندر وغیرہ کا قصہ ہے۔ عوام کو دکھلا دیا جائیگا۔ وما علینا الا البلاغ (ابو المحاسن احمد علی حنفی مئوی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

اما بعد برادران احناف پر واضح ہو کہ اِن دنوں ہمارے قصبہ میں غیر مقلدین وہابی نجدیوں کے جاہل بچے ایک کتاب مسمی حقیقۃ الفقہ جسکو رقاص صفت غیر مقلد وہابی نے لکھا ہے۔ ہمارے اَن پڑھ اور عوام برادران احناف کو پڑھ پڑھ کر سناتے پھرتے ہیں اور ہمارے قصبہ کے فراعنہ کے یہاں یہ کتاب بکتی بھی ہے۔ اور حقیقۃ الفقہ میں رکھا ہی کیا ہوا ہے صرف اس کے عیار مصنف نے اپنی آبائی سنت مستمرہ کے مطابق ہماری فقہ کی کتابوں کی عبارت اِدھر کی اُدھر اور اُدھر کی اِدھر کتربیونت کر کے بے ربط اور خبط کر کے الٹا سیدھا ترجمہ کر کے اپنے سیاہ نامہ اعمال اور دل کی طرح چند اوراق سیاہ کرتے ہوئے لکھ مارا ہے کہ امام ابو حنیفہ رضہ نے اس قدر مسائل خلاف قرآن و حدیث لکھا ہے۔ اور ان لایعنی اور بیہودہ اور گندی باتوں کا جواب ہمارے علماء کرام بارہا دے چکے ہیں۔ و نیز غیر مقلدین وہابی نجدیوں کے بچے اپنے جد امجد نواب صدیق حسن خان غیر مقلد وہابی کی کتاب "ترجمان وہابیہ" مطبوعہ مطبع سعید المطابع بنارس کی عبارت صفحہ ۳۵ بھی عوام کو پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں۔ جو حسب ذیل ہے:-

"اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اس قسم کی حرکات انہیں جاہلوں سے سرزد ہوتی ہیں۔ جو اپنے دین کے علموں سے غافل اور اسلام کی خوبیوں سے جاہل ہیں اور اپنی شریعت کا کنارہ کر کے مقلد ایک مذہب کے ہو رہے ہیں۔ حالانکہ اس مذہب میں اچھی بُری سب روائتیں بھری ہیں اور یہ لوگ تقلید کے نشہ میں مست اور مدہوش ہو کر نقد دین اپنا مفت کھو تے ہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ سرچشمہ سارے جھوٹے حیلوں اور مکروں کا اور کان تمام فریبوں اور دغابازیوں کی علم رائے (یعنے فقہ) محض ہے۔ جو مسلمان میں بعد پیغمبر برحق کے پھیلا ہے۔ اور رہا جال ان سب خرابیوں کا بول چال علما، فقہا اور بعض مقلدوں کی ہے اور ساری خرابی ڈالی ہوئی ان مُلّاؤں کی ہے جو دام تقلید میں گرفتار ہیں۔ اور بدعت اور شرک کے نشہ میں سرشار" انتہی۔

یہ سُن سُن کر عوام برادران احناف پریشان خاطر ہو رہے تھے کہ ہماری فقہ کی کتابیں ایسی اور حضرات فقہا ایسے تھے۔ اسلئے بعض احباب باصفا نے مجھ سے باصرار تمام فرمایا کہ میں حقیقۃ الفقہ کے مقابلہ میں ایک مختصر سا رسالہ لکھدوں۔ بنابراں میں نے بغرض رفع انتشار خاطر عوام چند کار آمد سطور لکھکر اس کا نام حقیقۃ رواۃ الحدیث لکھدیا ہے تاکہ عوام غیر مقلدین کالانعام کے دام فریب میں نہ آئیں

اور سمجھ لیں کہ غیر مقلدین وہابی نجدی اپنے گھر کی حالت سے بالکل بیخبر ہیں۔ ورنہ ایسی نا ملائم اور ناز یبا جاہلانہ اور باحیا اور سفیہانہ حرکتیں نہ کرتے

میرے محترم دوستو! قبل اس کے کہ میں کچھ اظہار ما فی الضمیر کروں۔ آپکو یہ تبلادینا چاہتا ہوں کہ صدیق حسن خان بھوپالی کون اور کیا تھا۔ واضح ہو کہ یہ شخص شہر قنوج ضلع فرخ آباد کا رہنے والا تھا ادہر اُدہر طالب علمی کرتا پھرتا تھا۔ خدا کی شان ٹکر گدائی کرتے کراتے اور پھرتے پھراتے قدرت نے اسکو گھسیٹ کر ریاست بھوپال میں پہنچا دیا اور نیکدل بیگم بھوپال سے اسکا نکاح ہو گیا اور چونکہ ریاست کا معاملہ تھا گورنمنٹ انگلشیہ کیطرف سے اس کو نواب کا خطاب عطا ہُوا۔ پھر کیا تھا۔ مفت کا مال ہاتھ چڑھ گیا اور نوابی کے نشہ میں بدمست اور مدہوش ہو کر وہابی ہو گیا۔ اور بکنے لگا کہ امام ابو حنیفہ رض کو درجہ اجتہاد حاصل نہ تھا اور وہ مجتہد نہ تھے۔ اون سے اچھا تو ابن تیمیہ تھا۔ اور یہ تھا اور وہ تھا۔ وغیرہ ذلک من الخرافات۔ اور صدہا مخرب دین و ایمان کتابیں یہاں سے اور عرب تک چھپوا کر مفت تقسیم کر دیا۔ اور ہزاروں بندگان خدا کو اسی حیلے سے گمراہ کر ڈالا۔ اور بہت سے لوگوں کو ملازم رکھکر گمراہی اور بددینی کا وعظ کہلاتا تھا۔ اور حضرت مولانا محمد عبدالحی صاحب مفتی اعظم محدّث لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کو

مدت العمر اپنی نوابی کے زعم میں گالیاں دیتا رہا۔ مگر مولنا
ممدوح الصدر مرحوم نے اس کی فارسی اور عربی تحریروں کی ایسی
دھجیاں اڑائیں کہ حواس باختہ ہی نہیں ہوا۔ بلکہ اسکو چھٹی کا دودہ
تک یاد آگیا۔ جسکو دیکھنے کا شوق ہو حضرت مولانا مرحوم کی
کتاب ابراز الغی اور تذکرۃ الراشد کا مطالعہ کرے۔

اور ہمارے قصبہ میں بھی اسکے بعض کاسہ لیس اتبک موجود ہیں
اور نشہ وہابیت میں اسکا مزاج اتنا بڑھ گیا کہ سرکار دولت مدار
کے خلاف سازباز کرنے لگا۔ ادھر غیرت خداوندی بھی جوش
میں آگئی اور دفعۃً خدا کے قہر و غضب کا ایسا زبردست سیلاب
آیا۔ کہ چشم زدن میں سارا خطاب و تاب کوڑا کرکٹ کیطرح بہالیگیا
اور اسی مضمون کے متعلق حضرت مولانا حکیم وکیل احمد صاحب سکندرپوری
رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "فیض انتساب وہابی نامہ" میں ۸ شعر
کا ایک بڑا زبردست قابل دید قصیدہ لکھاہے اور میاں جی
نذیر حسین وہابی بنگالی ثم الدہلوی کے واقعہ سفر حج اور تحریر توبہ نامہ
کے بعد نواب صدیق حسن خان بھوپالی کا نقشہ ایسی خوبی اور خوش
اسلوبی سے مولانا مرحوم نے صفحہ قرطاس پر کھینچا ہے کہ دیکھنے
والے محو حیرت ہوجاتے ہیں۔ خیر وہ مضمون بلاغت مشحون

تھوڑا سا بغرض ضیافت طبع ناظرین باتمکین بعینہ درج ذیل ہے

بود در قنوج[1] مردے فاضلے بے پایۂ ۔۔۔ در نسب مے داشت با آل پیمبر انتساب
راہ سنت رفتہ حق بنمودہ راہ جنتش ۔۔۔ یافت از پروردگار خویشتن مزد و ثواب
گلرخے ماہ پارہ آورد۔ در بند نکاح ۔۔۔ نفس را ایمن نمود از فتنۂ عہد شباب
بیک اہل حوپرہ میگویند کان زیبا جبیں ۔۔۔ در نسب مے داشت تنکرے بوجہ عمراب
زاں زن منکوحہ[2] طفلے بوالعجب آمد پدید ۔۔۔ ہر کہ دیدے روئے او گفت انہ شئ عجاب
تربیت بگرفت روزے چند در آغوش دہر ۔۔۔ بہر دنیائے دنی ہر روز مے بودش طلاب
از تہیدستی دلش صد چاک ہمچوں پیرہن ۔۔۔ بہر مردارے بہر سو رفت مانند غراب
از نکاح بانوی دریا کفی صاحبدلے ۔۔۔ پائے او ناگہ بگنج آمد ولیکن پرخراب
شد بگردوں انس ہمان راہیے کہ آمد بر زمین ۔۔۔ تا میان اہل دنیا گشت نوابش خطاب
دولت دنیا چو دادش دست از حق تافت رخ ۔۔۔ کرد از دین حنفی احتراز و اجتناب
ملک ہندوستان را گفت گاہے دار حرب ۔۔۔ نجد را گفتہ کہ ہست او دار طاعات و ثواب
گفت نعمان را کہ ہرگز نیست از اہل اجتہاد ۔۔۔ پور تیمیہ از فضل او دے ارتیاب
گاہ گفتا خویش را اما حامی ہنم و بس ۔۔۔ وزرہ تحقیق برگرد بد جملہ شیخ و شاب
محفل میلاد احمد کان طاعات حق ست ۔۔۔ کرد از وی منع این بیہودہ بیشرم و حجاب
نائبان خویش را بگماشت در ہر کشورے ۔۔۔ تا بچاہ گمرہی انداخت خلقے بیحساب

[1] قریہ قریب کالپی ۱۲ [2] از غیر اقارب خود زن خواستن ۱۲

خواست تا گردد بملک ہند امام با شکوہ — پس شود سلطان این خطہ بدرائے ناصواب

بسکہ بکشادہ زبان طعنہ بر اہل کمال — کرد پر از یاوہ بیہودہ گوئیہا کتاب

دیگر از احوال او کان جملہ فسق ست و فجور — بر زبان خویش ناوردم ز بیم انتساب

عاقبت بگماشتہ بہر دو عزیزے ذو انتقام — فاضلے[1] فطنت مآب و عالمے حکمت ایاب

حاجی بیت الہی با دل صاف اعتقاد — واقف اسرار سنت حافظ فصل الخطاب

کرد علم شرع روشن ہمچو آبائے کرام — یافتہ عز و معالی در مثال جد و باب

بندہ حلقہ بگوشش صد چو ابن تیمیہ — رفتہ فرق فخر خدامش از سحابے سحاب

قاضی شوکان بہ پیشش آن گل باغ حدیث — ہمچو آن ریگے خشک ست و ندارد آب و تاب

جملہ زلاتش[2] آن کہ حصر و احصا بود بیش — اندکے را کرد املا درمیان شیخ و شباب

تا ہمہ دانند کان نواب قصر گمرہی — نیستش از علم بہرہ نے ز سنت از کتاب

بعد از ان عصیان رزیدی خداوند رہ گماشت — تا جلالش شد خیال و گشت آبے سراب

جرم او ثابت شد حکام پارلمنٹ را — حکم گورنمنٹ آمد رفت نعما و خطاب

در دمے از خدمت سرکار کانش معزول گشت — عہدۂ نوابیش مسلوب شد با صد عتاب

آن امیر الملکیش شد ہمچو حرف غلط — قصر والا جاہیش بشکست چون حصر حباب

بہر دنیائے دنی دین داد و حیف ہم نماند — تف برین دنیائے دون تو چون نقشے بر آب

این ہمہ بود انتقام از سب و شتم و لعن و طعن — بر مطیعان امام اعظم عالی جناب

[1] یعنی مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ [2] یعنے نواب مذکور ۱۲

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد در جہان — میلش اندر طعنہ پاکان برد با عیب و عاب

سنت ایزد کہ از حق کرد باطل را جدا — نور حق را پرتو افگن کرد ہمچون آفتاب

در ظہور آمد نمیدن آنچہ بود اندر بطون — منکشف گردید اکنون آنچہ بود اندر حجاب

اذہبت دنیا ہما بالسوء فی دین الہدی — لیس فی عقبا ہما حظ من اعمال الثواب

خیر! تو میرے محترم اور معزز دوستو غیر مقلدین وہابی نجدیوں نے اپنے زعم فاسد اور خیال کاسد میں یہ سمجھ رکھا ہے کہ حضرات مقلدین کے مذہب میں اختلافات اور اچھی بری سب باتیں بھری ہیں اور ہم ہر عیوب سے پاک و صاف ہیں۔ میرے بزرگو! غیر مقلدین وہابی نجدیوں کا یہ دیوانہ پن اور مجنونانہ اور بیہودہ اور لغو ولاطائل خیال ہے۔ ان بھلے مانسوں کو غیروں کی آنکھ کا تنکا نظر آتا ہے مگر اپنی آنکھ کی شہتیر نہیں نظر آتی ہے۔ اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو حدیث کی کتابوں میں سینکڑوں کیا بلکہ ہزاروں جعلی اور جھوٹی اور مصنوعی اور موضوع ناقابل اور متروک العمل حدیثیں بھری پڑی ہیں اور ان کے علاوہ طرح طرح کی خرابیاں موجود ہیں۔ حدیث کی اور کتابوں کو چھوڑ دیجئے۔ میں اصح الکتب بخاری ہی کو جس پر غیر مقلدین وہابی نجدیوں کے دین و ایمان کا دارومدار ہے آپ حضرات کے روبرو پیش کرتا ہوں کہ وہ کونسی ایسی چیز ہے جو اس کے اندر موجود نہیں ہے۔ ذرا گنتے چلئے۔

سیر دارو جہاں روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین[1] اسکے اندر
تاریخی[2] غلطیاں، اسکے اندر نحوی[3] غلطیاں، اسکے اندر صرفی[4] غلطیاں
اسکے اندر خلاف[5] قرآن وحدیث باتیں اسکے اندر شیعہ[6] راوی، اس
کے اندر مرجیہ[7] راوی۔ اس کے اندر جہمیہ[8] راوی، اس کے اندر قدریہ[9]
راوی اسکے اندر جبریہ[10] راوی، اسکے اندر وہ جن[11] راویوں کو علما جرح
و تعدیل نے شیطان تک کہدیا ہے۔ اسکے اندر ضعیف[12] راوی اسکے
اندر خلاف عقل[13] و نقل حدیثیں، اس کے اندر موضوع حدیث
اسکے اندر ناقابل[14] اور متروک العمل حدیثیں اس کے اندر بندر گھوڑے
کا قصہ جسکو انسانی عقل باور تک نہ کرے۔ اس کے اندر غرض
کہانتک بیان کیا جاوے۔ دس پانچ تک ہو تو کوئی گنائے
یا بتلائے بھی۔ جسکو بخاری شریف کی پوری کیفیت دیکھنا ہو۔ تو
اسکو کتاب الجرح علی البخاری مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اور اسی کتاب
مذکور کے صفحہ ۲ میں لکھا ہوا ہے کہ جو راوی بخاری کیساتھ
مخصوص ہیں۔ ان کی تعداد (۴۳۵) ہے۔ جنمیں سے (۸۰) راوی
ضعیف ہیں۔ اور جو راوی مسلم کے ساتھ مخصوص ہیں۔ انکی تعداد
(۶۲۰) ہے۔ جنمیں سے (۱۶۰) راوی ضعیف ہیں۔ اور نیز اسی
کتاب کے صفحہ ۵ میں لکھا ہوا ہے کہ بعد مکررات دور کرنیکے

(۲۷۶۱) حدیثیں باقی رہتی ہیں۔ ان میں سے اگر یہ بندر کی کہانی
اور وہ حدیثیں جو قرآن شریف کے خلاف ہیں۔ اور وہ حدیثیں
جنکے رُواۃ یا متن پر ائمہ دین نے جرح و قدح کی ہے۔ اور وہ
حدیثیں جنکو مجتہدین ائمہ اربعہ میں سے کسی نے اپنا معمول نہیں
ٹھیرایا ہے۔ اور وہ حدیثیں جو ایک دوسرے کے مخالف ہیں
وغیرہ ذالک کتاب مذکور (یعنی بخاری) سے نکال دی جائیں۔
تو شاید سولہ آنہ میں ایک آنہ حدیثیں بھی باقی نہ رہینگی اور مجتہد
بننے کی پونجی ہی غائب ہو جائیگی۔ دوستو مقام غور ہے کہ ایک
خاندانی بنارسی ملحد علیہ ما یلیق جو کذب بیانی کا ٹھیکہ دار نہیں۔ بلکہ
اغوائے خلق اللہ کا بھی چودہری اور ٹھیکہ دار ہے۔ اپنی رسلیہ میں
بکتا ہے کہ ابوحنیفہ رض مرجیہ جہمیہ وغیرہ تھے۔ اور مرجیہ اسلام سے
خارج ہیں۔ لہذا حنفی بھی اسلام سے خارج ہیں۔ اور ابوحنیفہ رض
کوفی ہے اور کوفے والوں کی حدیث بے نور ہے۔ اچھا تو اب
مَیں ان غیر مقلدین بخاری پرستوں کو بخاری شریف ہی میں
دکھلا دیتا ہوں کہ خود اس کے اندر کس قدر راوی مرجیہ اور کوفی
ہیں جو امام بخاری صاحب کے پیر اور استاد ہیں اور بقول
غیر مقلدین ملحدین مرجیہ اسلام سے خارج ہیں۔ تو پھر العیاذ باللہ

امام بخاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کس طرح دائرہ اسلام میں داخل
رہ سکتے ہیں۔ جنہوں نے دیدہ دانستہ خارج اسلام لوگوں
کو اپنا اُستاد اور پیشوا بنا رکھا ہے اور تماشا تو یہ ہے کہ صرف
اکیلے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کوفی ہوکر اگر کوئی حدیث
روایت کریں تو وہ حدیث بقول ملحد بنارسی بے نور ہو۔ اور جس
حدیث کو بیسیوں مرجیہ۔ جہمیہ۔ قدریہ۔ جبریہ خوارج۔ روافض
شیعہ وغیرہ وغیرہ شیطان دجال کذاب تک کوفی روایت
کریں تو وہ حدیث بجائے ظلماتٌ فوق ظلمات ہونے کے
نورٌ علیٰ نور اور بجلی سے بھی زیادہ چمکدار اور روشن ہو۔
ایسے صریح کذاب دشمنان سید العالم سیدنا امام اعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے اوپر ہزاروں لعنت و پھٹکار خدا کی مار ہے اچھا
تو اب ذرا ہاتھ لگے بخاری شریف کے مرجیہ کوفی راویوں
کی نمبر وار فہرست بھی ملاحظہ فرمائیں۔

بخاری شریف میں کوفی راوی

(۱) احمد بن بشیر کوفی (۲) اسمٰعیل بن آبان الازدی الکوفی
(۳) اُسید بن زید الجمال ابو محمد الکوفی (۴) ایوب بن عائذ الکوفی

(۵) ثابت بن محمد الکوفی (۶) خالد مخلد القطوانی الکوفی (۷) زیاد
بن عبد بن الفضیل البکائی الکوفی (۸) سلمہ بن رجاء الکوفی (۹) عباد
بن یعقوب الاسدی الکوفی (۱۰) عبد الحمید بن الرحمان ابو یحیی الحمانی الکوفی
(۱۱) عبیدہ بن حمید التیمی الکوفی (۱۲) منہال بن عمرو الکوفی (۱۳)
یحیی بن سعید الاموی الکوفی (۱۴) یحیی بن سلیمان الجعفی الکوفی۔
(۱۵) ابوبکر بن عباس الکوفی المقری۔ اور کوفہ کی آبادی حضرت
عمر یا علی رضی اللہ عنہما کے وقت میں تھی جس میں کثرت سے صحابہ
کرام کی اولادیں وہاں آباد ہوئیں چنانچہ ملاحظہ ہو طلائع البدر
من مطالع الدہور صفحہ ۵۴ و ۱۵۷ وغیرہ۔ یہ (۱۵) استاذ الاستاذ
امام بخاری جن کے حق میں ملحد غیر مقلد وہابی بکتا ہے۔ کہ الکوفی لا
یوفی۔ جس قدر حدیث امام بخاری نے اُن سے لیں۔ وہ کل حدیثیں
بے نور تھیں تو پھر امام بخاری تو سب سے بڑھ کر بے نور ہوئے
معاذ اللہ من ذلک۔ امام بخاری نے تیرا کیا بگاڑا تھا۔ جو انکی
کتاب پر ایسا ہی بیجا حملہ کیا۔ مقام غور ہے خاندانی ملحد بت
پرست کیسی دریدہ دہنی سے لکھتا ہے کہ ابوحنیفہ مرجیہ تھے۔ اور
مرجیہ اسلام سے خارج ہیں۔ لہذا حنفی بھی اسلام سے خارج
ہیں۔ اگر مرجیہ اسلام سے خارج ہیں تو جس کے پیر و استاد

مرجیہ ہوں۔ ان کی نسبت بھی کچھ ارشاد پُرفساد فرمائیں یعنے وہ کیا ہیں معلوم ہُوا کہ یہ حملہ احمقانہ اور حملہ ابلیسانہ بھی حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ پر ہے۔ کیونکہ امام بخاری رحمہ اللہ علیہ کے راوی مرجیہ تھے۔

بخاری میں مرجیہ راوی

(۱) ایوب بن عائذ الکوفی مرجیہ (تقریب) (۲) کسالم بن عجلان الافطس مرجیہ (تقریب ص۱۸۴) (۳) قیس بن مسلح ص۲۱۱ (۴) شبابہ بن سوار المدائنی مرجیہ (تقریب ص۱۰۷) (۵) عبد الحمید بن الرحمان ابویحیٰ الحمال مرجیہ (تقریب ص۱۴۰) (۶) عمر بن زاہد مرجیہ (۷) عمرو بن مرۃ الجملی مرجیہ (تقریب ص۱۹۶) (۸) ورقاء بن عمرو مرجیہ (۹) خلاد بن یحیٰ ایضاً ص۷۳ (۱۰) شبر بن محمد سجیانی (تقریب ص۳۹) (۱۱) شعیب بن اسحٰق (تقریب ص۱۰۹) ان کی نسبت خاندانی لمحدبت پرست کیا کہتا ہے۔ کیا یہ سب کافر بے ایمان تھے اور کیا امام بخاری کے استاد ایسے ہی ہونے چاہئیے۔ کیا بخاری کی حدیث ایک بھی معتبر ٹھیرتی ہے۔ کیا بے ایمان سے روایت کسی محدث کے نزدیک

مقبول ہے۔ کیا جس کے استاد بے ایمان ہوں وہ محدث معتبر دیندار کہلا سکتا ہے۔ کیا وہ راوی مرجیہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ سے بڑھکر تھے یا کمتر اگر ایسی ہی شخص کی کتاب اصح الکتب بن سکتی ہے۔ تو حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ صلح الرجال اور اکمل الفقہاء کیوں نہیں بن سکتے۔ افسوس تو نے امام بخاری صاحب پر دَرپردہ کیسے کیسے سخت الزام لگائے قاتلك الله واتباعك یاخناس۔ فقہ اکبر میں قول امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ دیکھو لانقول کقول المرجیۃ الیٰ اخرہ رسالہ الرفع والتکمیل ص۲۴ بحوالہ تمہید لکھا ہے۔ مرجیہ دو نوع پر ہے ایک مذموم ایک محمود منقول از کتاب فوارہ ص۲۸و۲۹۔ اے غیر مقلدین وہابی ہوا پرستو اب سے توبہ کرکے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی توہین سے باز آؤ۔ ورنہ یاد رہے حضرت مولانا رومی علیہ الرحمۃ کا ارشاد مبارک ہے ؎

ہاں وہاں ترک حسد کن با مہاں
ورنہ ابلیسے شوی اندر جہاں

اے غیر مقلدین وہابیو بخاری پرستو، اگر تمہیں اللہ رسول کا ڈر نہیں ہے تو ذرا دنیا ہی کے لوگوں سے شرم کرو۔

برادران **احناف** اور یہ بھی یاد رہے کہ اسی اصح الکتب

بخاری شریف کی تصنیف کے وقت حدیث لانے پر انعام مقرر تھا
چنانچہ انعام کے لالچ سے رافضیوں اور خارجیوں نے ہزاروں
نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں محض جھوٹی اور جعلی حدیث بنا
بنا کر صحیح حدیثوں میں خلط ملط کر دیا۔ بہرکیف غیر مقلدین وہابی نجدیوں
کا یہ خیال بالکل غلط اور مردود ہے۔ کہ فقہ میں اچھی بری سب
باتیں بھری ہیں۔ اور جتنی حدیث کتب صحاح خصوصاً بخاری
اور مسلم میں ہیں۔ وہ سب کی سب معتبر اور قابل عمل ہیں۔ اوپر
تو آپ حضرات مجموعی تعداد راویان بخاری و مسلم سے راویان
ضعیف ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اسی کے متعلق بیان ذرا ایک اور
بزرگ کا ارشاد ہے ملاحظہ فرمائیں حضرت مولانا احمد علی صاحب
عم فیضہ اپنی کتاب۔ نصر المقلدین کے صـ۱۴۷ میں یوں رقمطراز
ہیں۔ بلا شبہ حدیث کا غلبہ عدالت و ضبط (راوی) کی وجہ سے
ہوتا ہے اور مسلم کے راوی بخاری کے راویوں کی نسبت زیادہ
متکلم فیہ مجروح ہیں۔ یعنے بخاری کے راوی کم ضعیف ہیں
اور مسلم کے زیادہ بہر حال ضعف سے ہر دو خالی نہیں۔ اور
شرح نخبہ کے حاشیہ پر ہے :۔

ہ کہا علوی نے یعنے جن راویوں کو بخاری نے فقط لیا ہے

اور مسلم نے اون کو نہیں لیا (۴۳۵) راوی ہیں۔ اور ان میں سے
(۸۰) راوی ضعیف ہیں اور جن راویوں کو فقط مسلم نے لیا ہے اور
بخاری نے نہیں لیا (۶۲۰) راوی ہیں اور (۱۶۰) راوی انمیں
ضعیف ہیں انتہی۔ اور نووی شافعی نے شرح مسلم کے مقدمہ میں لکھا
ہے ”(۴۳۴) راوی ہیں۔ اور جن کو فقط مسلم نے لیا ہے۔ اور
بخاری نے نہیں لیا (۶۲۵) راوی ہیں۔ انتہی

اس سے ثابت ہوا کہ صحیحین کے راوی اکثر ایک دوسرے
کے نزدیک غیر مسلم ہیں اور متفق علیہ بالضعف بخاری میں (۸۰)
اور مسلم میں (۱۶۰) ہیں۔ تو یہاں پر اب مجموعی تعداد صرف
بخاری اور مسلم کے راویوں کی جو درحقیقت غیر مقلدین وہابی
نجدیوں کے خدا و رسول ہیں۔ (۱۱۵۹) ہوئی۔ اور میں نے
راویوں کو جو غیر مقلدین نجدیوں کا خدا و رسول کہا ہے۔ اسکی
وجہ یہ ہے۔ کہ غیر مقلدین کے یہاں تقلید حرام ہے اور
سوائے خدا و رسول کے کسی کی بات ماننا شرک ہے اور غیر مقلدین
وہابی ان راویوں کو ضرور مانتے ہیں۔ اس لئے ضرور ان کے
خدا و رسول ہیں۔ خیر یہاں تک تو متفق علیہ بالضعف راویوں
راویوں کا حال تھا۔ اور انہیں حضرت مولانا صاحب نے ادسی

کتاب مذکور کے صفحہ ۱۵۰ سے صفحہ ۱۷۲ تک میں ایک بہت
بڑی فہرست بخاری اور مسلم کے ضعیف راویوں کے نام کی
مع ترجمہ کے کتاب التقریب سے مع تعداد صفحات کے شائع
فرمایا ہے۔ جس کے اندر انہوں نے بخاری کے ضعیف راویوں
کی تعداد (۱۸۱) اور مسلم کے ضعیف راویوں کی تعداد (۲۳۱)
گنایا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ وجہ ضعف بھی تحریر فرمادیا ہے
تو اس حساب سے اب صرف بخاری اور مسلم کے ضعیف
راویوں کی مجموعی تعداد (۴۱۲) ہوئی۔ باقی اور صحاح ستہ کی
چار کتابوں کا خدا حافظ ہے۔ اے غیر مقلدین وہابی نجدیو!
کچھ تو ذرا شرم وحیا سے کام لو۔ کیوں اپنا شیشہ کا گھر
بنا کر غیروں کے سنگین محل پر پتھر پھینکتے ہو۔ میرے عزیز
دوستو، بزرگو! بس سمجھنے کی بات ہے۔ فقہ ایک شریف علم کا
نام ہے۔ اور یہی ذریعہ حصول تقرب الی اللہ ہے۔ یا یوں
سمجھ لیجئے کہ جسطرح سے عطر اور جوہر اور مغز چیزوں کا خلاصہ
ہوا کرتا ہے بعینہ یہی مثال فقہ شریف کی ہے۔ گویا فقہ شریف
قرآن پاک اور حدیث شریف کا عطر اور جوہر اور مغز ہے جسکو
ائمہ دین مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے اپنی تبحر علمی اور

قوت خداداد سے نکالکر رکھدیا ہے حضرت مولانا رومی علیہ الرحمۃ
ارشاد فرماتے ہیں ؎

من زقرآں مغز را برداشتم
استخواں پیش سگاں انداختم

سبحان اللہ وبحمدہ کتنی خدا لگتی بات ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے
قرآن پاک سے مغز نکالکر ہڈی کتوں کے آگے ڈالدی ہے جیس
تو اب دیکھ لیجئے یہ غیر مقلدین خالی ہڈی لئے عوعو کرتے پھرتے
ہیں۔ اور لوگوں کو ناحق کاٹنے دوڑاتے ہیں۔ غرض غیر مقلدین
وہابی نجدیوں کی کہانی بڑی پُردرد ہے۔ کہاں تک کوئی کہے
ان کے ہزاروں لاکھوں حیلے اور مکر و فریب ہیں۔ جنکا گننا
اور شمار کرنا انسانی طاقت سے بالکل باہر ہے۔ بس اسقدر
سمجھ لینا کافی سے زیادہ ہے کہ جو بات غیر مقلدین وہابی
نجدیوں کے منہ سے نکلتی ہے۔ اگرچہ وہ بظاہر آیات قرآنیہ اور
احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کے ساتھ ہی ساتھ
کیوں نہ ہو۔ مگر ضرور بالضرور گمراہی اور فریب دہی کا پہلو
لئے ہوا کرتی ہے۔ برادران احناف خبردار خبردار ہوشیار
باشید۔ میرے پیارے حنفی بھائیو ان غیر مقلدین وہابی

نجدیوں کی صورتوں سے بھی آپ لوگوں کو گھناجانا چاہئے اور ان کے گھنونے مسئلوں کو بھی بھولے سے مت دیکھو سنو۔ اور ان کی ناپاک کتابوں کو دیکھنا تو الگ بات ہے ہاتھ تک بھی مت لگاؤ۔ ہاں اگر خدا توفیق دے تو انکا رد لکھنا اور دندان شکن جواب دینا آپکا مذہبی فرض ہے ضرور اور بضرور ان کے گندے اور گھنونے مسائل ان کے اکابر کی کتابوں سے نکال نکالکر عوام کے روبرو برابر پیش کرتے رہو۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ شانہ آپ لوگوں کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائیگا۔ خدا کے واسطے اے ناخدایان کشتی اسلام! دیکھو یہ غیر مقلدین وہابی سبید ہے کشتی اسلام کو منجدھار کیطرف لے جارہے ہیں۔ اپنی قوم کو ڈوبنے سے بچاؤ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین اسی رب جل وجلالہ کا مبارک فرمان ہے وہ ضرور تمہیں اس کا اجر مرحمت فرمائیگا اور سب سے پرلطف بات یہ ہے۔ کہ غیر مقلدین وہابی نجدیوں کا دعویٰ ہے کہ ہمارا ہر فرد مجتہد ہے۔ اور براہ راست قرآن وحدیث سے مسائل مستنبط کرسکتا ہے۔ واللہ میرا تو خیال ہے کہ غیر مقلدین وہابی نجدیوں کے اجتہاد کا نمبر اس مشہور وہابی مجتہد تیلی اور مجتہدہ تیلن سے

بھی کہیں بڑھا ہوا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ برادران احناف ان باعبرت واقعات سے محروم نہ رہیں۔ مگر براہ کرم ان کو کسی مذاق اور تمسخر پر محمول نہ فرمائیں بلکہ عبرت حاصل کریں اور ہر جگہ شرم وحیا سے کام لیں۔

ایک وہابی مجتہد تیلی اور مجتہدہ تیلن کا قصہ

یہ قصہ اس طرح پر مشہور ہے کہ کسی دیہات میں ایک تیلی کے لڑکے کی شادی ہوئی اور اس کی تمیزدار اور تجربہ کار بہو جب اپنے میکہ سے سسرال میں آکر رہنے سہنے لگی تو اتفاقاً اوس کے شوہر کو مع ماں باپ کے کسی دوسری جگہ رشتہ داری میں جانے کا اتفاق پڑگیا۔ اس کی ساس نے اپنی تجربہ کار اور تمیزدار بہو سے جاتے وقت سمجھاکر کہا کہ بیٹی خبردار گھر خالی ہے۔ اگر کوئی شخص تم سے آکر کوئی بات دریافت کرے تو منہ سے ہرگز مت بولنا۔ بلکہ سوچ سمجھکر اشارہ کنایہ سے کام نکال لینا۔ پھر دیکھا جائیگا قصہ کوتاہ تیلی کی مجتہدہ بہو تو پہلے ہی سے ہوشیار تھی ساس کی ہدایت نے گویا سونا میں سہاگہ کا کام دیا۔ لوگوں کے جانیکے

بعد تمیز دار مجتہدہ بہو پہلے سے بھی کسی قدر اور زیادہ گھونگٹ نیچے لٹکا کر چپ چاپ گھر کے کسی گوشہ میں جا بیٹھی۔ اتفاقاً شوہر اور ساس سسر کے جا چکے بعد کسی روز ایک مجتہد تیلی مہمان بھی آگیا۔ باہری دالان کے اندر جا کر مجتہد تیلی مہمان نے آواز دی کہ گھر میں کوئی ہے۔ یہ آواز سنکر تیلی کی تمیز دار مجتہدہ بہو آنگن میں آکر غور کرنے لگی کہ آواز کس کی ہے اور کدھر سے آرہی ہے۔ تیلی مجتہد مہمان نے دیکھا کہ آنگن میں ایک عورت گھونگٹ لٹکائے خاموش کھڑی ہے۔ بقول مشہور صاحب الغرض مجنون مجتہد مہمان تیلی نے آؤ دیکھا نہ تاؤ فوراً تیلی کی تمیز دار مجتہدہ بہو سے مندرجہ سوالات کرنے لگا۔

(۱) گھر کے لوگ کہاں گئے؟ چونکہ تیلی کی مجتہدہ بہو کو ساس کی ہدایت یاد تھی۔ بولتی کیسے۔ مگر اشارہ کنایہ کی اجازت تو پہلے ہی سے مل چکی تھی۔ تیلی کی ہوشیار مجتہدہ بہو دیر تک سوچتی رہی۔ بالآخر اس نے یہ اجتہاد کیا کہ اشارہ ہی کنایہ سے کام نکالنا چاہیئے۔ تیلی کی مجتہدہ بہو پیشاب کر کے دو قدم پیچھے ہٹ کر پیشاب کو پھاند گئی۔ ادھر تیلی مجتہد کے حیرت اور استعجاب کی کوئی حد اور انتہا نہ رہی

کہ یا اللہ گھونگٹ تو ڈیڑھ ہاتھ سے بھی زیادہ لمبا اور ایسی ناشائستہ حرکت۔ دیر تک حیرت زدہ بحر تفکر میں غوطہ زن رہا۔ کسی قدر توقف کے بعد مجتہد تیلی بھی اپنی دماغی قوت بھرپور خرچ کرنے کے بعد اجتہاد کر کے کہنے لگا۔ کہ ہاں ہاں میں بخوبی سمجھ گیا۔ گھر کے لوگ ندی پار گئے ہیں۔

(۲) اس کے بعد فوراً دوسرا سوال پیش کر دیا۔ ندی پار کیوں گئے ہیں۔ تیلی کی تمیز دار مجتہدہ بہو اجتہادی قوت خرچ کرنے کے بعد پیٹھ کے بل ہو کر ساڑی کمر کے اوپر کرتی ہوئی فوراً سیدھی کھڑی ہوگئی۔ اب کیا تھا۔ اجتہاد کا دروازہ تو کھل ہی چکا تھا۔ مجتہد تیلی کہنے لگا۔ ہاں میں اچھی طرح سمجھ گیا۔ گھر کے لوگ کولہو خریدنے ندی پار گئے ہیں۔ اسکے بعد مجتہد تیلی نے تیسرا سوال پیش کر دیا۔

(۳) گھر کا کولہو کیا ہوگیا؟ تیلی کی تمیز دار مجتہدہ بہو فوراً ذرا سا اوتانی ہو کر ساڑی سیدھے اوپر اٹھاتی ہوئی کھڑی ہوگئی۔ تیلی نے فوراً جواب دیا کہ بس بس میں پوری طرح سے سمجھ گیا۔ گھر کا کولہو پھٹ گیا ہے۔ اس کے بعد مجتہد تیلی جو کچھ اسے کہنا تھا۔ تیلی کی مجتہدہ بہو سے کہکر رخصت

ہوگیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ اسیطرح غیر مقلدین وہابی نجدی گھر بیٹھے من مانا اجتہاد کر کے خدائے سبوح و قدوس کے بندوں اور حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی امت مرحومہ کو دیدہ دانستہ سیدھے راستہ سے ناحق گمراہ کر رہے ہیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہیہ موتہہ اور مسور کی دال غیر مقلدین وہابی اور اجتہاد وہ اجتہاد کرنیوالے کر کے چلیگئے۔ اب منہ چڑھانا اور بات ہے میرے محترم دوستو! غیر مقلدین وہابی نجدیوں کا قصہ اس غیر ملکی فارسی دان مہمان کے اندھیری رات میں جامن کے ساتھ گبریلا کھا لینے سے کچھ کم تعجب خیز نہیں۔ جامن اور گبریلا کا قصہ شاید عوام برادران احناف نے نہ سنا ہوگا۔ اسکو میں بغرض ضیافت طبع عوام لکھے دیتا ہوں۔ جو دلچسپی سے کسی طرح خالی نہوگا۔

جامن اور گبریلا کا قصہ

یوں ہے کہ کوئی غیر ملکی فارسی دان صاحب ہمارے ملک ہندوستان میں بغرض سیر و سیاحت تشریف لاکر کسی مسافر نواز اہل دل صاحب کے یہاں ٹھہرے۔ صاحب خانہ

رات کو کھانا کھانے کے بعد ایک قاب میں جامن لاکر اپنے معزز مہمان کے سامنے رکھدیا اور عرض کیا ذرا اسے بھی چکھئے۔ یہ ہمارے دیس ملک ہندوستان کا میوہ ہے بارش کا زمانہ تھا۔ دو چار گبریلے اڑتے اڑاتے جامن میں آبیٹھے تھے۔ مسافر پردیسی مہمان نے جامن کھانا شروع کردیا۔ چونکہ گبریلے بھی جامن کیطرح کالے کالے ہوتے ہیں۔ رات کیوقت مسافر کو پتہ نہ چلا۔ ایک گبریلا کو اٹھاکر منہ میں ڈال لیا جب دانت سے ذرا دبایا تو گبریلا چیں چیں کرنے لگا۔ مسافر مہمان صاحب نے فرمایا (چیں چیں چہ میکنی سیاہ سیاہ یکے نہ خواہم گذاشت) یعنے چیں چیں کیا کرتا ہے۔ کالے کالے ایک نہ چھوڑوں گا۔ تو میرے محترم دوستو! یہی حال بعینہ غیر مقلدین وہابی بخاری پرستوں کا ہے۔ کالے کالے ایک نہ چھوڑینگے چیں چیں کریں یا چوں چوں۔ بھلا نحو میر کے ساتھ ساتھ قرآن و حدیث کے محض ترجمہ پڑھ لینے سے قرآن اور حدیث کا مطلب سمجھ میں آسکتا ہے! اور ایسا شخص بھی کہیں عالم اور مجتہد بن سکتا ہے؟ جہاں ان غیر مقلدین

وہابی کے ترجمہ خوان ملاؤں نے کسی عربی عبارت کے سرے
پر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ لیا پھر
کیا مجتہد ہو کر تو ماں کے پیٹ ہی سے نکلے تھے۔ سر پر
سبز ساڑی کا عمامہ لپیٹے ہوئے جہال اور عوام غیر مقلدین
سے تھتھنا پھولا پھولا کر کے فرمانے لگے۔ قرآن میں یہ
آیا ہے اور حدیث میں وہ آیا ہے۔ مطلب اور مفہوم سے
تو کوئی غرض اور واسطہ نہیں۔ کچھ بھی ہو۔ بھلا عوام
بیچارے کیا جانیں۔ کہ قرآن اور حدیث میں کیا آیا اور
کیا گیا۔

غیر مقلدین وہابی نجدیوں کے اجتہاد پر مجھے ایک بڑا
پُر لطف لطیفہ یاد آگیا۔ بغرض ضیافت طبع قارئین کرام
یہاں پر عرض کئے دیتا ہوں۔

لطیفہ } کسی غیر مقلد نے وضو میں پڑھنے کی دعاؤں
کو یاد کر رکھا تھا۔ جب پائخانہ کے بعد آبدست
لینے بیٹھتا تھا۔ اور مقعد پر پانی ڈالتا اور ملتا تھا۔ اُس
وقت کہتا تھا اللھم ارحنی رائحۃ الجنۃ یعنی اے اللہ
سونگھا مجھکو خوشبو جنت کی حاضرین میں سے کسی نے

یہ دیکھکر اُس سے کہا ہر چند کہ آپ نے اس دعا کو سوراخ میں
پانی ڈالتے وقت پڑھنا مستحب جان لیا ہے۔ مگر وہ یہ سوراخ
نہیں ہے۔ جو آپ دہو رہے ہیں بلکہ وہ ناک کا سوراخ ہے
(از کتاب سیف المقلدین علی اعناق المنکرین) دوستو عجب
تماشے کی بات ہے کہ جہال غیر مقلدین وہابی نجدیوں کا دعویٰ ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مُردہ سُنت کو زندہ کریں ہیں
اور ایک ایک حدیث کے بدلے میں سو سو شہید کا ثواب ملتا ہے
اور اُن کے اجتہاد کا یہ حال ہے۔ کہ غیر مقلدین وہابی نجدیوں
کے مجتہدوں کو اتنی بھی تمیز نہیں ہے۔ کہ ناک اور گانڈ کے
سُوراخ میں کیا فرق ہے۔ اگر اسلامی سلطنت ہوتی تو ابھی اجتہاد
اور حدیث دانی کا پتہ چل جاتا۔ جناب سی۔ ایل۔ ایم ایس
ایسکوائر سشن جج صاحب بہادر دام اقبالہ شہر بنارس نے
اپنی تجویز میں بہت صحیح تحریر فرمایا ہے۔ کہ وے (یعنی غیر مقلدین)
اس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جسے وہابی کہتے ہیں۔ جو کہ
جماعت میں کم ہیں۔ بدمعاش و متعصب ہیں۔ دیکھو مسل
مقدمہ ملکہ قیصر ہند بنام مسمیان منگلی خان وغیرہ۔ اپیل نمبری
۲۳ سنہ ۱۸۹۷ء دوستو یہ غیر مقلدین وہابی بات کے آدمی نہیں خیر

تو ایسے پُر آشوب زمانہ میں جبکہ غیر مقلدین ملحدین وہابی نجدیوں
نے ہر چہار طرف شاہراہِ اسلام پر دغا بازی، فریب بازی
عیاری، مکاری کا بہت جال بچھا رکھا ہے۔ ہمیں ہر ممکن ذریعہ
سے اپنے و نیز اپنی آئندہ نسلوں کے دین اور ایمان بچانے
کی فکر اور کوشش کرنی چاہیئے اور دوبارہ پھر بھی گذارش ہے
بخوبی یاد رہے کہ بخاری شریف وغیرہ حدیث کی کتابوں کی
تصنیف کے وقت حدیث لانے پر انعام مقرر تھا۔ صدہا
روافض و خوارج سگان دنیا نے تنورِ شکم کے بھرنے کی لالچ
سے لاکھوں جھوٹی اور جعلی حدیثیں بنا کر صحیح حدیثوں میں
ملا دیا۔ جسکی امتیاز بجز علمائے ربانیین کے دوسرا ہرگز نہیں
کر سکتا۔ ہزاروں باتیں خلاف شرع جھوٹی اور جعلی حدیثوں
میں بھری پڑی ہیں۔ جنکو ان غیر مقلدین وہابی مادر زاد مجتہدوں
نے اپنا معمول بہ ٹھیرا لیا ہے۔ پس غیر مقلدین کے یہاں ہزار بات
کی ایک بات ہے۔ کہ جو شخص اس پُر فتن زمانہ میں ہر
ما احل اللہ کو حرام اور ہر محرمات شرعیہ کو حلال اور ہر ناپاک
چیز کو پاک سمجھ لے اور بزرگان دین و ائمہ مجتہدین اور صحابہ کرام
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو گالیاں دے۔ وہی پورا مجتہد

اور موحد اور اہل حدیث اور عالم فاضل سردار اہلحدیث عامل بالقرآن و
الحدیث کہلانے کا مستحق ہے۔ چاہے وہ مادر زاد جاہل ہو اس سے
بحث نہیں۔ جیسا کہ ہمارے قصبہ مئو میں ایک مادر زاد جاہل غیر مقلد
وہابی نجدی عبد الدینار و الدرہم آیا ہے۔ کوئی تو کہتا ہے کہ پنجاب
کے کسی شہر کا گدہا لدوا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ بہاو بندر نچانیوالا
قلندر ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ سہارنپور کا یکہ بان ہے۔ کوئی کہتا ہے
کہ میرٹھ کا بھٹیارا ہے۔ غرض کوئی بھی ہو، اس سے مجھے کوئی
غرض مطلب نہیں۔ وہ خود اپنے کو کسی انجمن کا سفیر بتلاتا ہے۔
آکر سب ناکردنی باتیں کہہ اور کر گیا ہے۔ ایک سال یہ اور بھی
یہاں آیا تھا۔ اب کی مرتبہ تو اس کے جنگل کے پاس پٹتے پٹتے
بچ گیا۔ ورنہ اسکا بھٹیار پنا وغیرہ سب بھول گیا ہوتا۔ خیر میں مطلب
سے بہت دور آ گیا۔ اب میں صرف دو ضروری اور نہایت ہی
ضروری باتیں برادران احناف کو بتلا کر رسالہ کو ختم کروں گا۔
ایک تو یہ ہے کہ ہم لوگوں کو ان غیر مقلدین وہابی نجدیوں کی
صورتوں سے بیزار ہو جانا چاہئے۔ واللہ میرے سامنے اگر دس
بیس بلائیں آ جائیں تو اونکا دیکھنا گوارا کرونگا مگر غیر مقلدین وہابی
نجدیوں کی نازیبا صورتوں کا دیکھنا ہرگز پسند نہ کروں گا۔ اسکے

متعلق جناب مفتی تاج الدین احمد صاحب مالک و ایڈیٹر اخبار "انوار الاعظم" نے اخبار مذکور مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۲۶ء میں ایک طولانی مضمون بعنوان (انوار الاعظم کی پالیسی میں تبدیلی) شائع کیا ہے۔ اس کے اخیر میں انہوں نے ایک نہایت خدا لگتی بات فرمائی ہے جسکو میں اخبار مذکور سے بغرض اطلاع عوام یہاں پر عرض کئے دیتا ہوں۔ ناظرین کرام بغور ملاحظہ فرمائیں۔ وہ یہہ ہے:-

"میں نے صرف اخبار کی پالیسی بدلی ہے نہ کہ عقیدہ بدلا ہے میرا عقیدہ وہابیوں نجدیوں اور خلافتیوں کے متعلق وہی ہے جو اس سے پیشتر تھا۔ خدا گواہ ہے کہ میں کسی وہابی نجدی یا خلافتی شیطان کو دیکھنے سے بدرجہا بہتر سمجھتا ہوں کہ کسی خنزیر کی صورت نظر آجائے۔ خنزیر سے تو زیادہ سے زیادہ یہی خطرہ ہو سکتا ہے کہ وہ ہماری جان پر حملہ کریگا لیکن ان ظالموں سے اتنا خطرہ ہے کہ یہ نہ صرف ہماری جان و آبرو کے دشمن ہیں بلکہ یہ بد باطن ہمارے ایمان پر حملہ کر کے تباہ و برباد کر دیتے ہیں میں ان کو بدترین دشمنانِ اسلام سمجھتا ہوں" انتہیٰ دوستو سنا آپنے بس ان غیر مقلدین وہابی نجدیوں کی

صورتوں سے ہمیں ضرور بیزار ہو جانا چاہیئے۔

دوسری یہ ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ جل جلالہ کی اعلیٰ اور ارفع بارگاہ تک پہونچنا اور حضور انور فداہ امی وابی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنا بغیر اتباع ائمہ مجتہدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین غیر ممکن اور محال ہے۔ دوستو خیال رہے ہم ایسوں کیلئے تقلید ہی پر دین و ایمان اور نجات ابدی اور فلاح دائمی کا دارومدار ہے۔ اگر یہی نہیں تو سب کیا کرایا اکارت ہے۔ حضرت مولانا احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جو خدا رسیدہ بزرگ ہیں۔ اپنی مشہور کتاب مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی جلد اول کے مکتوب گرامی ۵۹ میں جو سید محمود کیطرف صادر فرمایا ہے۔ بایں الفاظ ارشاد فرماتے ہیں۔ (میرے مخدوم آدمی کو تین چیزوں سے چارہ نہیں ہے تاکہ نجات ابدی حاصل ہو جائے۔ علم و عمل و اخلاص۔ علم دو قسم ہے ایک وہ جس سے مقصود عمل ہے جس کا متکفل علم فقہ ہے۔ دوسرا وہ علم ہے جس سے مقصود اعتقاد اور دل کا یقین ہے جو علم کلام میں مفصل مذکور ہے۔ اور فرقہ ناجیہ اہلسنت وجماعت کے قیاس صحیح اور عقیدے کے موافق۔

نجات ان بزرگوں کی اتباع کے بغیر محال ہے اور اگر بال برابر بھی
مخالفت ہے۔ تو کمال خطرہ ہے۔ یہ بات کشف صحیح اور الہام صریح
سے یقینی طور پر حاصل ہو چکی ہے۔ اسمیں کچھ خلاف نہیں ہے
پس خوشخبری ہے اس شخص کیلئے جسکو انکی متابعت کی توفیق
حاصل ہوئی۔ اور ان کی تقلید سے مشرف ہوا۔ اور ملامت ہے
اس شخص کے لئے جس نے ان کی مخالفت کی اور ان سے الگ
ہو گیا۔ اور ان کے وصول سے منہ پھیرا۔ اور ان کے گروہ سے
نکل گیا پس وہ خود بھی گمراہ ہوا۔ اور اس نے دوسروں کو بھی
گمراہ کیا۔ پس رویت اور شفاعت کا منکر ہوا۔ اور صحبت کی فضیلت
اور صحابہ کی بزرگی اس سے مخفی رہی۔ اور اہل بیت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اور اولاد بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی محبت
سے محروم رہا اور وہ بڑی نیکی سے رک گیا جو اہلسنت و جماعت
نے حاصل کیا انتہیٰ۔

اور بھی مکتوب ۶۹ ملاحظہ ہو، اس بیان میں کہ نجات
فرقہ ناجیہ اہل سنت وجماعت کی تابعداری پر وابستہ ہے۔ یہ فقیر
نصیحتیں اور وصیتیں کیا لکھے اور علوم معارف کیا ظاہر کرے
کیونکہ علماء مجتہدین اور صوفیہ محققین نے اس امر کی تفصیل

اور شرح میں کوتاہی نہیں کی۔ غرض نجات کا طریق افعال
و اقوال اور اصول اور فروع میں فرقہ ناجیہ اہلسنت وجماعت
کی متابعت پر ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو زیادہ کرے اور اس کے
سوا جتنے فرقے ہیں سب زوال کے مقام اور ہلاک کے کنارے
پر ہیں۔ آج اس بات کو خواہ کوئی جانے یا نہ جانے کل قیامت
کے روز ہر ایک جان لیگا۔ اور اس کو کچھ نفع نہ دیگا اللّٰھم
نبہنا قبل ان تنبہنا الموت یعنے اے اللہ تو ہم کو اس غفلت سے
بیدار کر پیشتر اس کے کہ موت بیدار کرے۔ انتہیٰ ملخصاً ص۱۵۱
دفتر اوّل ج۔ اور یہی مکتوب ص۹۱ ملاحظہ ہو۔ اس بیان میں
کہ عقاید کی درستگی اور نیک عملوں کا بجالانا دونوں عالم قدس
کیطرف اڑنے کیلئے پر ہیں اور شریعت کے اعمال اور طریقت
کے احوال سے نفس کا پاک اور دل کا صاف کرنا ہے۔ شیخ
کبیر کیطرف لکھا ہے رَزَقَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَاِیَّاکُمُ الْاِسْتِقَامَۃَ عَلٰی
مُتَابَعَۃِ السُّنَّۃِ السَّنِیَّۃِ عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیَّۃُ۔
حق تعالیٰ ہم کو اور آپکو سنت سنیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام
کی تابعداری پر استقامت عطا فرمائے۔ اصل مطلب یہ ہے کہ
اوّل فرقہ ناجیہ اہل سنت وجماعت کے علما کی رائے کے موافق

علم وعمل حاصل کرنا چاہیئے ۔ ان دو اعتقادی اور علمی پروں کے حاصل
کرلینے کے بعد عالم قدس کیطرف پرواز کرنیکا ارادہ کرنا چاہیئے انتہیٰ ملخصاً
ص۱۸۱ دفتر اول ۔ ذرا مکتوب ع۹۴ ملاحظہ ہو۔ اس بیان میں کہ آدمی
کو عقاید کی درستگی اور اعمال صالحہ کے بجا لانے سے چارہ نہیں ہے
تاکہ ان دو پروں کے ساتھ عالم حقیقت کیطرف اُڑے ۔ خضر خان
لودی کیطرف لکھا ہے "حق تعالیٰ شریعت مصطفیٰ صلے اللہ علیہ
وسلم کے راستہ پر استقامت عطا فرمائے ۔ جو کچھ ضروری ہے یہ
کہ اول فرقہ ناجیہ اہلسنت وجماعت کے عقاید کے موافق اپنے عقاید
کو درست کریں اور احکام فقہی از قسم فرض وسنت وواجب ومستحب و
حلال وحرام ومکروہ ومشتبہ جاننے کے بعد ان کے موافق عمل
بجا لائیں جب یہ اعتقادی اور عملی دو پر حاصل ہوگئے اور خدائے
تعالیٰ کی توفیق نے مدد کی تو عالم حقیقت کیطرف پرواز کرسکتے ہیں ورنہ
ان دو بازوؤں کے حاصل ہونے کے بغیر عالم حقیقت تک پہونچنا
محال ہے ۔ انتہیٰ ملخصاً ص۱۸۹ دفتر اول ۔

میرے بزرگو! میں کہاں تک بیان کروں کتاب مذکور کا اکثر
حصہ ایسے ہی کلمات طیبات سے بھرا پڑا ہے ۔ میں نے بخوف
طوالت سب کو چھوڑ دیا ۔ ایماندار کیلئے اسیقدر کافی سے زیادہ ہے

اور بے ایمان کیلئے سارا قرآن بیکار ۔ اے غیر مقلدین وہابی
نجدیوں کی روحو! ذرا اپنے مقر سے ادہر ہی متوجہ ہوکر سنو
حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کیا فرما رہے ہیں اور تمہارا
مکار پیشوا فقہ شریف کو گمراہی کا سرچشمہ کہہ رہا ہے اور حضرت
مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ تو اسی فقہ شریف کو ذریعہ نجات
فرماتے ہیں اور یوں سمجھو کہ نجات دائمی اور فلاح ابدی تقلید امام
واحد ہی میں منحصر ہے ۔ یہ انہیں بزرگ علیہ الرحمۃ والرضوان کا
فرمان واجب الاذعان ہے ۔ کہ جن کے فضل وکمال اور بزرگی
کے آگے غیر مقلدین وہابی نجدیوں کے سردار خونخوار شیر پنجاب
نے بھی سر تسلیم خم کر دیا ہے ۔ دیکھو اپنا اخبار اہلحدیث مورخہ
۳۱ اگست سنہ ۱۹۲۳ء میرے معزز ناظرین برادران احناف ذرا
اطمینان کے ساتھ غور فرمائیے کہ فرقہ ناجیہ حضرت مجدد الف
ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات کے مطابق کون ہے حضرات
مقلدین ہیں یا غیر مقلدین ملحدین ؟ خیر تو حضرت مجدد علیہ الرحمۃ
نے کہیں بھی نہیں فرمایا کہ ترک تقلید باعث نجات ہے ۔ اور
قرآن وحدیث دیکھ دیکھکر عمل کرنا اور عقائد کو درست کرنا
چاہئے ۔ بلکہ ائمہ مجتہدین کی رائے صائبہ اور مسائل فقہیہ پر عمل

کرنے ہی کو باعث نجات فرمایا۔ اس لئے کہ حضور کو معلوم تھا کہ قرآن
اور حدیث سے مسائل کا نکالنا کوئی ہنسی مذاق کا کام نہیں
بلکہ فقہ شریف جو قرآن اور حدیث کا خلاصہ در اصل ہے۔ اسی
کو باعث نجات وفلاح اُخروی قرار دیا۔ اور دنیا کا کوئی پکا
مسلمان نہیں کہتا۔ کہ تقلید حرام اور فقہ ناکام چیز ہے۔ الّا
دغا باز غیر مقلدین ملحدین بیدین خذلھم اللہ تعالیٰ واذھق
اباطیلھم الواھیۃ۔ پس میرے عزیزو، دوستو، بزرگو! اگر
آپکو نجات ابدی اور فلاح دائمی مقصود ہے اور اس دار
ناپائدار سے ایمان کے ساتھ بارگاہ ایزدی اور دربار محمدی
صلے اللہ علیہ وسلم میں سرخرو جانا ہے تو اس طریقہ انیقہ حنفیہ
کے دامن پاک کو تازیست اپنے ہاتھوں سے ایک منٹ کیلئے
بھی مت چھوڑنا۔ ورنہ دوستو بخوبی یاد رہے پھر تو سوائے
جہنم کے کوئی دوسرا ٹھکانا نہ ہوگا۔ (العیاذ باللہ) اور آپ حضرات
کو دنیا اور پیٹ کے کتوں کے بھوں بھوں سے پریشان خاطر
نہ ہونا چاہیئے۔ بھلا چاندنی رات میں کتوں کی بھوں بھوں سے
ماہتاب کا آسمان پر کیا بگڑ سکتا ہے۔ حضرت مولانا رومی
علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں ؎

درشبِ مہتاب مہ را بر سماک ٭ از سگان و عوعو ایشاں چہ باک ٭ دوستو مقام
غور ہے ذرا ماہتاب کی فیاضی تو خیال فرمائیے کہ جب کتا بھونکنے کیلئے
منہ پھیلاتا ہے تو ماہتاب اس کتا کے ناپاک منہ میں بھی اپنی نورانی
شعاع کو ڈالدیتا ہے۔ بہرکیف یہ تقلید ایسی پاک اور متبرک اور ضروری چیز
ہے کہ بغیر اسکے چارہ اور گذارہ نہیں اگر آپ حضرات دنیا کی چوحدی
پر نظر ڈالینگے تو ساری دنیا کے لوگ اسی متبرک تقلید کے سلسلہ میں
جکڑے ہوئے نظر آئیں گے۔ الّا معدودے چند اشر الناس خناس شقی الامم
عبد الدینار والدرہم۔ تو میرے دوستو غور کرنیکی بات ہے کہ ہزار برس سے
زیادہ زمانہ گذر گیا کہ سب امت اہلسنت والجماعت باتفاق ابتک برابر
ایک مجتہد اور امام واحد معین کی تقلید کرتے آتے ہیں۔ چنانچہ بلادِ
مغرب میں مالکی ہیں اور بلاد حجاز میں اکثر شافعی ہیں اور بلاد ہند اور
سندھ اور عراق اور بلخ اور بخارا اور خراسان اور سمرقند اور اصفہان اور
شیراز اور طوس اور زنجان اور ہمدان اور استر آباد اور بسطام اور مرغینان
اور فرغانہ اور دامغان اور ماوراء النہر اور آذربیجان اور خوارزم اور
غزنہ اور کرمان اور دمشق اور حلب اور مصر اور روم اور شام میں حنفی
ہیں اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً میں چاروں
مذہب کے لوگ ہیں مگر حنفی اکثر ہیں دیکھو کتاب التمہید فی وجوب

التقلید کا صفحہ ۱۵ ۔ تو بس اب ہمیں بارگاہ صمدیت میں دعا کرنی چاہیئے کہ رب العزت جلّ جلالہ وعم نوالہ حضور انور روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے صدقہ میں تقلید کرنے اور ائمہ مجتہدین رضی اللہ عنہم اجمعین کی آرائے صائبہ پر اعتقاد کرنے اور مسائل حقہ فقہیہ پر عمل کرنیکی توفیق رفیق عطا فرمائے اور غیر مقلدین ملحدین بیدین جنود شیطان لعین کے ہیر پھیر سے سب اہل ایمان ندار مسلمانوں عموماً اور ہمارے پیارے حنفی بھائیوں کو خصوصاً بچائے آمین ثم آمین بحق سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم الیٰ یوم الدین ۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۔ وَرَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا ۔ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ

فقط

غزل در ردِ غزل ابوتراب

رہے تقلید سے اپنے کو بچا جسکا جی چاہے ۔ بلاتا ہوں سو فردوس آئے جسکا جی چاہے

مقلد نفی کو کہتا صحاح ستہ میں دکھلادے[1] ۔ ولی اللہ کی انصاف لائے جسکا جی چاہے

کتب ہے [illegible] شام الدین نے عدم رفع کو ثابت ۔ کتابیں چھاپ دی ہیں مول لا جسکا جی چاہے

[illegible] دیکھو ثبوت تحت سرہ میں ۔ دلیلیں دیکھکر ایمان لائے جسکا جی چاہے

نہیں لازم ہے پڑھنا فاتحہ خلف امام اصلا ۔ سند مسلم میں آکر دیکھ جائے جسکا جی چاہے

[illegible] ثبوت اسکا ہے قرآں میں ۔ بخاری اور قرآں لیکے آئے جسکا جی چاہے

[illegible] سے بھی بڑھکر ہیں شر الناس مذاہب ۔ سند مجمع[4] میں آکر دیکھ جا جسکا جی چاہے

جو [illegible] وہ بی بی کا قائل ہے گروہ انکا ۔ کتاب عرف جادی[6] لیکے آئے جسکا جی چاہے

[illegible] سے عقد جائز لکھ دیا ہے ایک شہدے نے ۔ کتاب اسکی ہے لیکن اب چھپائے جسکا جی چاہے

[illegible] جب کریں شان ائمہ میں تو لازم ہے ۔ کہ خاطر خواہ انکو جھینپائے جسکا جی چاہے

تقیہ [illegible] لیکے رفاض عالم پر ۔ ہے ہشیار اپنے کو بچائے جسکا جی چاہے

نہیں جائز ہے ہرگز دیکھنا انکی کتابوں کا ۔ غلط باتیں بھری ہیں آزمائے جسکا جی چاہے

لگے منہ آنے یہ نااہل فن شاعری میں بھی ۔ خبر لے انکی اور خاک اڑائے جسکا جی چاہے

[illegible] کو بغل میں اپنی بٹھلا کر ۔ غزل فاروق کی پڑھکر سنائے جسکا جی چاہے

۱ نام کتاب لمن سا د ولی اللہ رحمہ اللہ ۱۲ ۲ مصنف معیار الحق سرگروہ لامذہبان ۱۲ ۳ نام کتاب ۱۲ ۴ یعنی مجمع البحار ۱۲ ۵ صدیق حسن قنوجی ۱۲ ۶ نام کتاب صدیق حسن خاں ہی ۱۲ ۷ مسمی تحفۃ المومنین ۱۲

از رسالہ تردید کذاب غزل محبوب

سبیل المومنین سے دل لگائے جسکا جی چاہے
کلام اللہ پر ایمان لائے جسکا جی چاہے

مقلد ہو کے راہ حق پہ آئے جسکا جی چاہے
مکان[1] دوزخ میں بنائے جسکا جی چاہے

قدم اپنا رہ حق پر جمائے جسکا جی چاہے
وگرنہ آپکو شیطان بنائے جسکا جی چاہے

سوئی لامذہباں میدانمیں جائے جسکا جی چاہے
عمل میں فاحذرھم کو وہ لائے جسکا جی چاہے

بنے لامذہب اور دوزخ میں جائے جسکا جی چاہے
عدوئے دین نبی ایمان گنوائے جسکا جی چاہے

تراب ناسزا کا رد ہے یہ آئے مونھ اس کو
پڑھائے جسکا جی چاہے سنائے جسکا جی چاہے

مسلمانوں حذر واجب ہے بیدینوں کی صحبت سے
دغا بازوں سے اپنے کو بچائے جسکا جی چاہے

بجز تسویش و اغوا اور کچھ آتا نہیں انکو
کلام حق یوں کہتا آزمائے جسکا جی چاہے

زباں سے کہتے ہیں کچھ دلمیں رکھتے ہیں یہ لامذہب
منافق ہیں منافق آزمائے جسکا جی چاہے

روافض سا علی و اصحاب کے دشمن ہوں کیسے
تبرا بکتے ہیں سننے کو جائے جسکا جی چاہے

ہوا و حرص شیطانی بنا ہے انکے مسلک کی
شیاطیں سے ملے شیطاں کہائے جسکا جی چاہے

ہیں حیادرن کذابون کے مصداق لامذہب
دغا سے انکے اپنے کو بچائے جسکا جی چاہے

طریق اہلسنت کو نہ چھوڑو انکے اغوا سے
ہماری بات پر ایمان لائے جسکا جی چاہے

حدیث آئی ہے مسلم میں کہ جھوٹے ہونگے پیدا
عمل میں فاحذرھم کو وہ لائے جسکا جی چاہے

یہ فرقہ ہے روافض سے لکھا ہے غوث اعظمؓ نے
اسے غنیہ میں[2] پڑھ لے یا پڑھالے جسکا جی چاہے

[1] فریب دنگراہی ۱۲ [2] نام کتاب ۱۲

نہ تو قرآں کے عامل نے حدیثوں پے عمل انکا
یہ بندے پیٹ کے ہیں آزما لے جسکا جی چاہے

بنا ہے نیا لقب ہے دشمنان بوحنیفہؒ کا
علیؓ کا قول آکر دیکھ جائے جسکا جی چاہے

قیاس مجتہد کے ہیں عدو اجماع کے منکر
کتابیں ان کی لاکر دیکھ جائے جسکا جی چاہے

مقلد کو کہے کافر تو وہ کافر بلاشک ہے
بخاری سے سند لینے کو آئے جسکا جی چاہے

مقلد چار اماموں کے جو ہیں وہ اہلسنت ہیں
دلیلیں اسکی آکر دیکھ جائے جسکا جی چاہے

نہ ہو جو مجتہد تقلید شخصی اس پہ واجب ہے
ثبوت اسکا دکھاتا ہوں وہ آئے جسکا جی چاہے

احادیث صحیحہ میں ثنائے فقہ وارد ہے
عدو فقہ ہو کر منہ کی کھائے جسکا جی چاہے

نہ ہو جو شافعی اور وہ کہے آمین چلا کر
طمانچے اسکی گالوں پے جمائے جسکا جی چاہے

نہ ہو جو شافعی اور ہاتھ اٹھائے وہ نمازوں میں
اسے بھی دو ہول لازم ہے لگائے جسکا جی چاہے

اگر سچ ہے کسی نے یہ فعل آخر تک پیمبرؐ نے
حدیث اسکی ہمیں لاکر دکھائے جسکا جی چاہے

دیکھو کتاب رد توبیخ المبین فی مکائد المضلین وعقاید غیر مقلدین
ص ۱۲۵ تا اخیر کتاب